تقریر مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب
مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

حضرات ! مین اِس با وقعت جلسہ ندوۃ العلمار کا ایک ناچیز ممبر ہون۔ مجھے ندوۃ العلماء کی طرف سے (خط دکھا کر کہا) بذریعہ اِس تحریر کے حکم ہوا ہے کہ مین مسلمانون کے باہمی اتفاق و اتحاد اور اُسکے ذرائع اور نفاق شکن اسباب کے قلع قمع پر گفتگو کرون اِسلیے باوجود ناقابلیت امتثالاً للحکم مجھکو مجبوری آپ لوگ مشاہیر ارباب علم کے حضور مین گزارش کرنے کی جرأت کرنی پڑی ہے۔

حضرات ! مین **ندوۃ العلماء** کی غرضِ اصلاح باہمی اور اُسکی عام شہرت لوگون سے سُن سُن کر اور اخبارون مین دیکھ دیکھ کر اور نیز اور انجمنون کے اغراضِ اتحاد

اپنا کام کر چکے تو اللہ کی امانت پاک اسلام اپنے پچھلون کو سونپا اور خود اسلام پر سے نثار ہو کر اپنے پچھلون کو اچھا سبق دیکر جہان کے لیئے پیدا کیئے گئے تھے - یہ کہتے ہوئے وہان چل بسے (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ) - ۵

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا		جان دے دی ہوئی اُسی کی تھی

کوئی بتا سکے تو وہ خدا کے لیے کھڑا ہو جائے اور مجھے بتا دے کہ اسلام کے سوا دُنیا مین اور کونسا مذہب ہے جس نے اپنی صوری اور معنوی دلفریبیون سے اتنی مختلف قومون کو اپنا دلدادہ اور فریفتہ اور شیفتہ بنالیا ہو - صاحبو! ۵

دیکھنا یہ ہے کہ مرتا ہے زمانہ کس پر		یون تو معشوق گل و شمع بھی کہلاتے ہین

اے اسلام! کیا تو وہی پاک اسلام نہین ہے جس نے صدیون کی لڑائیان دم کی دم مین چکا دی تھین - کیا تو وہی اسلام نہین ہے جس نے صدیون کے تفرقے آن کی آن مین مٹا دیئے تھے - کیا تو وہی اسلام نہین ہے جس نے بے سامان فقیرون کو کسریٰ قیصر کے ملکون پر آسانی سے قابض کرا دیا تھا؟ کیا تو وہی اسلام نہین ہے جس نے خون کے پیاسے دُشمنون کو ایک دوسرے کا عاشق زار اور جان نثار بنا دیا تھا؟ کیا تو وہی اسلام نہین ہے جس نے دنیا مین قدم رکھتے ہی تاریکی روشنی سے - جفا وفا سے - قطع وصل سے - فساد صلح سے - عداوت محبت سے - ذلت عزت سے - خیانت امانت سے - معصیت طاعت سے - کدورت صفائی سے - بدلکر دُنیا کا رنگ ہی پلٹ دیا تھا اور دنیا کے سارے رنگون کو اللہ کے خوشنما رنگ مین رنگ دیا تھا؟ -

اسلام! تو بیشک وہی اسلام ہے - تیری وہی شان - تیرا وہی غلبہ -

معلوم کر کے اپنے آپکو عجب طرح کا تحیر پاتا ہون کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے - مسلمانون کی باہمی اتحاد کی یہ کوششین اور کامیابی کا یہ حال کہ اس نگاہ دوربین سے بھی دور جو ذرا اسرا اونچا کرتے ہی آسمان تک چشم زدن مین پہونچ جانیکو تیار آخر اسکی وجہ کیا۔ کیا اسلام کوئی ایسے ہی نہایت بدنما چیز ہے جسکو کوئی دیکھنے والا کسی وجہ سے بھر نظر دیکھنے کا متحمل نہین ہوسکتا؟ اسلیے یہ ساری انجمنین جو اسلام پر فریفتہ ہونیکی تدبیرین کر رہی ہین ناکامیاب ہین - یا اسلام کی حسن صورت وسیرت دیکھنے کے لیے جو بصارت بصیرت چاہیئے اوس بصارت وبصیرت والے اب دُنیا مین موجود اور باقی نہین رہے - بلکہ جو اس خوشنما اور دلربا (اسلام) کے عاشق سچے وہ اسلام پر سے اپنے تن - من - دھن سب کو نثار کر کے خاک کے پیوند ہوگئے مین اپنے دونون احتمالون کو غلط پاتا ہون -

ہمارے پاک اسلام کا کوئی جز بدنما نہین ہے بلکہ اسلام ہی ایک ایسا پاک مذہب ہے جسکے حسن و خوبی کو غیر مذہب والے بھی مان لینے مین مجبور ہین - دیکھو عیسائی لوگ اسلام کی خوبیون پر کیسی کیسی زور آور تحریرین نکالتے رہے ہین - (دیکھو رسالہ مسائل اصول اسلام پر شہادت غیر اقوام - وغیرہ وغیرہ)

اسلام تو وہ خوشنما اور دل آویز چیز ہے جس نے اپنی تاثیرات سے عرب کو بھی جنھین قرآن پاک امّی اور ناتعلیم یافتہ کہہ رہا ہے اپنا ایسا مسخر اور دلدادہ بنالیا کہ انھون نے اسلام پر سے اپنی ان گنت جانین قربان کر کے اوسکو اپنے خونون سے سینچ سینچ کر پوسا پالا اور بسایا کیا یہانتک کہ اوسکو منکرون سے بھی منوا چھوڑا اونھون نے اسلام کی عزت کی اسلام نے اونکو عزت دی - جب وہ

روز بروز بخوبی کھلتی جاتی ہے اور گویا یقین کے مرتبہ سے عین الیقین کے درجہ کو پہونچتی جاتی ہے -

دیکھیے حال کی تحقیقات نے [۴] وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ کے راز کو کیسا کھولکر دکھا دیا کہ نباتات مین تمام چیزین جوڑے جوڑے ہوتی ہین - اور کوئلے کے کانون نے [۵] اَلنَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کے راز سربستہ کو کس طرح فاش کر دیا - اور زمین کا سورج کے قریب ہوتے جانا جو فلسفۂ حال سے ثابت ہوا ہے اوس نے اسلام کے اِس سچّے مسئلہ کو کہ قیامت مین سورج زمین سے نہایت ہی قریب ہو جائے گا - کیسا کھولدیا وغیرہ وغیرہ - پھر ایسی ترقی کے زمانہ مین اسلام کی حُسن صورت و سیرت کے مبصرین کی تعداد کیونکر زائد نہوگی - حضرات ! بالفعل اسلام پر جن زورون سے اہل اسلام جلسے کر رہے ہین - اور تحریرین شائع ہو رہی ہین اوسی کے لگ بھگ عیسائی لوگ اسلام پر اپنی اپنی ہمت ہی پُر زور تقریرون اور تحریرون کے جوہر دکھا کر اہل اسلام سے داد پر داد لے رہے ہین - تو اسے حضرات ! کیا آپ اجازت دیتے ہین کہ اب مسلمانون کو اسلام کی جانب سے مطمئن ہو بیٹھنا چاہیئے کیونکہ مسٹر فلان اور مسٹر فلان صاحبان اسلام کی خوبیون پر ایسے ایسے دلآویز مضامین لکھنے لگے تو ایسے اب مسلمانون کو اسلام کی خوبیان دنیا پر پیش کرتے رہنے کی ضرورت نہین رہی ؟

جبکہ آپ ایسی اجازت نہین دیسکتے اور نہ کسی طرح یہ اجازت دینا حلال ہو سکتا ہے تو آپ ہی فرمائین کہ مین اسلامی انجمنون کی فقط اتنی کثرت دیکھ دیکھکر اور ان مین اسلامی ترقیون کی ضرورتون پر بڑی بڑی تقریرین سُن سُنکر کیا خوش

۴ اور ہر شی کا ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا

۵ وہ آگ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین

تیری وہی عزت - تیرے وہی برکات -

آج ہم لوگ ہزار ون مسلمان مختلف ملکون و بلاد کے اپنا اپنا مالوف وطن چھوڑ چھوڑ کر راہ کی مصیبتین جھیل جھیل کر احبا و اصدقا کے لطف صحبت سے صبر کر کے تیری قدر دانی کرنے کو اور تیرے برکات حاصل کرنے کو یہان اکھٹے ہوئے ہین - اے مہربان خدا - تو ہمین بھی وہ مبارک دن نصیب فرما کہ ہم لوگ جس ارادہ سے یہان آئے یا بلائے گئے ہین اوسمین ہمین پوری کامیابی ہو -

الغرض اسلام کا کوئی جز بدنما نہین ہے - بدنما چہ معنی بلکہ اسلام کا ہر ہر جز اِس شعر کا مصداق ہے ؎

زفرق تابقدم ہر کجا کہ مے نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

الحاصل پہلا احتمال تو بلا شبہ غلط ہے اور سراسر غلط - اب آیئے دوسرے احتمال کا بھی فیصلہ ہی ہو جاے - کیا اسلام کی حسن صورت و سیرت دیکھنے کے لیے جو بصارت اور بصیرت چاہیے اوس بصارت اور بصیرت والے دُنیا مین اب موجود اور باقی نہین رہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین! اگر ایسا ہے تو اِس کثرت سے انجمنون کی اشاعت اسلام پر بڑی بڑی اسپیچین - بڑے بڑے لکچر - لانبی لانبی چوڑی چوڑی تقریرین - اور خود یہ جلسہ **ندوۃ العلما** یہ سب کیون ہین اور کس لیے؟ کیا یہ سب چیزین ہمین نہین بتا رہی ہین کہ اسلام کی حسن صورت و سیرت کے مبصرین ابھی تک دُنیا مین بکثرت قائم اور موجود ہین - بلکہ یہ زمانہ کہ فلسفہ کی ترقی کا زمانہ ہے اِس مین ہر ہر چیزون کی حقیقت پر خوب خوب غور ہو رہا ہے - اِسمین اسلام کے اون سچے اصول کی سچائی جنکو اسلام تیرہ سو برس سے پکار پکار کر کہتا چلا آرہا ہے

مانتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے جو جو قویٰ انکو عنایت فرمائے ہین وہ اُنسے کام لیتے ہین اُنکی قدر کرتے ہین وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ترجمہ (یعنی جس بات کا تجھے علم نہین اُسکے پیچھے مت پڑ بیشک کان و آنکھ و دل سبکی اس سے پوچھ ہوگی) کے مواخذہ سے ڈرتے ہین اور جو لوگ اپنے قویٰ سے کام نہین لیتا اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہین کرتے اُنکی شان مین خدا فرماتا ہی لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ ھُمُ الْغَافِلُوْنَ ترجمہ۔ جو لوگ دوزخ کے لیے بنائے گئے ہین اُنکے دل ایسے ہین جنسے وہ سمجھتے نہین اور اُنکی آنکھین ایسی ہین جنسے وہ دیکھتے نہین اور اُنکے کان ایسے ہین جنسے وہ سنتے نہین وہ لوگ گویا چوپائے ہین بلکہ اُنسے بھی زیادہ بیراہ غافل یہی لوگ ہین +

ہماری غفلت اور قلت تدبر نے ہمین بڑے دھوکے مین ڈالدیا ہی۔ از انجملہ یہ ہی کہ ہم اکثر ذاتی عیوب کو مذہبی اور شخصی کو قومی سمجھنے لگے ہین۔ اور ذاتی معاملات اور مذہبی مین اکثر خلط مبحث کر دیتے ہین اور جو عمل ہمارا طرف مقابل کرتا ہی اُسکو کسی وجہ سے معذور نہین جانتے اور اُس کے منشا پر غور نہین کرتے اور ما بہ الاختلاف کو ما بہ الاشتراک سے الگ نہین کرتے بلکہ ادنیٰ ما بہ الاختلاف کے جھگڑون مین اعلیٰ ما بہ الاشتراک کو بھی کھو بیٹھے ہین۔ س

تجھے ایک دل ہی سے کام تھا نہ کہ آشنا انکو پھونکنا	غرض ایک شیر کے واسطے تو نے نیستان کو جلا دیا

یا الٰہ ہمین اپنے بھائیو نسے ہمیشہ صلح کا امیدوار ہی رہنا چاہیے۔ کیونکہ نفاق کی انتہا اتفاق ہی۔ س

یہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہے	زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

ارباب علم جنہین نائب رسول ہونیکا فخر حاصل ہی انھین کی اصلاح پر قوم کی اصلاح وابستہ ہی یہ وقت قوم پر حضرات علما عنایت و کرم کا ہی اگر یہ لوگ قوم پر یعنی امت مرحومہ پر مہربان ہو جائین تو انشاء اللہ بہت جلد قوم کیحالت درست ہو جائیگی

ہون اور کیونکر خوش ہون جبکہ مین اسلام کی حالت پر اجمالی نظر ڈالتے [illegible] اِس کا شیرازہ کھلا ہوا اوسکے تمام اوراق بکھرے ہوے اسکے ارکین حضرات علماء و مشائخین و مدرسین و واعظین و مناظرین۔ مصنفین و مؤلفین وغیرہ وغیرہ مین رات دن فتنہ و فساد شقاق و نفاق کی گرم بازاری دیکھنے لگتا ہون اور جسقدر اسکے دور کرنے مین کوششین کی جاتی ہین اسیقدر اسمین اور ترقی ہوتی جاتی ہے۔ آہ ؎

وصالِ یار مین دونا ہوا عشق	مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

یہ سب جانتے ہین کہ ہر مسبب کے لیے کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہے۔ اور بغیر ازالۂ سبب زوال مسبب ہو نہین سکتا اور سبب ہی کے ازالہ سے مسبب کا ازالہ ہو جاتا ہے تو ہمکو غور کرنا چاہیے کہ شقاق و نفاق باہمی کا آخر سبب کیا ہے؟

غور کرنے سے اصل بات یہ سمجھ مین آتی ہے کہ ہر چند اسکے اسباب بظاہر بہت ہین مثلاً نفسانیت۔ جہالت۔ کسی کے ساتھ زائد از ضرورت حسن ظن۔ کسی سے زیادہ بدگمانی۔ طلب جاہ۔ طلب مال۔ پاس سخن۔ وغیرہ وغیرہ مگر اِن علتون کی علت (علۃ العلل) ایک ہی چیز نظر آتی ہے وہ کیا؟ "مسلمانون سے غور و فکر کا مادہ کم ہو جانا" اِنسان کی جملہ ترقیات دینی و دنیاوی کے لیے یہی ایک نفیس ودیعت آلٰہی انسان مین رکھی گئی ہے کہ جس بات کو کرنا یا چھوڑنا ہو پہلے سے اوسکو سمجھ بوجھ لینا تب عمل مین لانا اللہ تعالیٰ مومنون کی صفت مین فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا یعنی رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہین کہ جب اُن کے رب کی آیتین اون پر پیش کی جاتی ہین تو وہ اُن پر اندھا دھندا ندھے بہرے بنکر نہین گر پڑتے بلکہ اِن کی خوبیون کو سمجھ بوجھکر

اب ضرور پھر اتفاق پیدا ہوگا اور کیا عجب ہے کہ یہ بابرکت جلسہ ندوۃ العلما رہی اِس اتفاق کے پھیلنے کا ایک مقدمہ ہو خدا ایسا ہی کرے - آمین +

اور دیکھو پہلے تاریک حالت مین لوگ بڑے بدنفس - درندہ خو - بہائم صفت ہو گئے تھے - زندگی ایک بلاے بے درمان ہو گئی تھی جھگڑا تمام دن تو لڑائی تمام رات رہا کرتی تھی - بات بات پر لڑتے صدیون تک فیصلہ مشکل - زندگی کی مدت محدود اور اِن کی لڑائیون کی مدت نامحدود اپنے وارثون کو جھگڑتے رہنے کی وصیت کرکے مرتے تھے پھر نسلاً بعد نسلاً لڑائی گرمائی رہتی تھی - دنیا کا حال عجب خراب خستہ ہو گیا تھا کسی کو نہ جینے مین مزہ تھا نہ مرنے کا لطف - ؎

موت ہے بدتر ہو جس کی زندگی	ہائے اوسکی موت دیکھا چاہیے

ایک بلا کی تاریکی تھی جس نے تمام عالم کی ساری خوبیون اور بھلائیون کو ڈہانک لیا تھا - جب وہ تاریکی انتہا کو پہونچ گئی تو نور محمدی کا آفتاب چمکا - اور اِس نے ایک بارگی اپنے نور عالمتاب سے جہان کو منور کر دیا اور پھر چل نو چل ایسا جلد اپنی ترقی کرکے نصف النہار کو پہونچگیا جسکی نظیر آج تک صفحۂ روزگار پر پائی نہین گئی - اور جیسا کہ دین کی روشنی تمام پھیلگئی اُسی طرح دُنیا بھی چمک گئی - ایسے ایسے بے سامان لوگ جنکو نہ قوت شب کا ٹھکانا نہ بدن ڈہانکنے کے لیے پورے کپڑے میسر خدا کی قدرت اونھون نے بڑی بڑی سلطنتین فتح کین اونکی ہیبت سے دُنیا لرزنے لگی - ایک عیسائی مورّخ لکھتا ہے - دنیا سواے ایک شخص کے ایسا دوسرا شخص پیدا نہین کر سکی جو اعلیٰ درجہ کا بادشاہ بھی ہو اور اعلیٰ درجہ کا پوپ بھی ہو - ایسا شخص جو پیدا ہوا ہے وہ محمد عربی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اسکی سلطنت

ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہین کہ پہلے شب کی سخت تاریکی رہتی ہے پھر ایک روشن آفتاب نکل کر اُس تاریکی کو دور و دفع کرکے تمام عالم کو تاریکی کی جگہہ اپنے نور سے منور کر دیتا ہے۔ پھر اوسکی روشنی ترقی کرتی جاتی ہے یہانتک کہ جب ٹھیک دوپہر ہوجاتا ہے تو ترقی انتہا کو پہونچ جاتی ہے اور جب ترقی انتہا کو پہونچگئی تو پھر آفتاب اوس حالت پر ذرا بھی سنبھل نہین سکتا بلکہ فوراً ڈھلنے لگتا ہے اور اوسکو زوال شروع ہوجاتا ہے۔ گو اُسوقت روشنی پر زوال کا اثر محسوس نہین ہوتا مگر شام ہوتے ہوتے حالت بالکل بدل جاتی ہے رات ہوجانے پر تو نور کے بدلے جدھر دیکھو ظلمت ہی ظلمت چھا جاتی ہے مگر رات کے ختم ہوجانے پر پھر وہی کل جیسا روشنی کا سمان پیدا ہوجاتا ہے۔

اِس طلوع و غروب سے روزانہ ایک نہایت ہی کارآمد سبق دیا جاتا ہے جسکو ہمین یاد رکھنا چاہیے کیونکہ وہ سبق روزانہ دوہرا دیا جاتا ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ جیسا تم رات دن تاریکی کے بعد روشنی اور روشنی کے بعد تاریکی۔ تاریکی کے بعد پھر روشنی ہمیشہ دیکھا کرتے ہو اسی طرح ہر نقصان کے بعد کمال کے امیدوار رہو اور ہر کمال کے بعد نقصان سے ڈرتے رہو۔ ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ زمانیکو ہم بدلتے رہتے ہین لوگون مین۔

دیکھو جاہلیت کے غایت شقاق و نفاق کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین کیسا اتفاق ہوا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمال اتفاق کے بعد نفاق شروع ہوا اور بڑھتا گیا اور اب تو بہت ہی بڑھگیا۔ اِسلیے اب ہمین امیدوار رہنا چاہیے کہ اگر نفاق کمال کو پہونچگیا ہے تو

کی روشنی ہو جسکے بعد ہمین ہر طرح کی ترقی کے آفتاب چمکنے کی امید ہوتی ہے خدا ایسا ہی کرے۔ آمین +

صاحبو! مجھے اجازت دیجیے کہ مین آپ کی جناب مین اِس بات کو دکھاؤن کہ اسلام کیا ہے۔ اور کن کن باتون سے آدمی مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اسلام کی ضروریات مین سے وہ کونسی چیز ہے کہ اگر وہ نہو تو آپ اسلام کے دینی یا دُنیاوی برکات مین سے کسی حصہ کے مستحق نہین ہو سکتے۔ اور نہ نماز اور نہ روزے اور نہ کوئی اَور طاعت قبول ہو سکتی ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے جسکو آپ اختیار کر لین تو سارے جھگڑے فیصل ہو جائین اور پھر وہی اگلی ترقی - وہی اقبال - وہی عزت - وہی محبت اور اتفاق - اور اونہین علوم وفنون کی گرم بازاری ہو جائے۔

اب مین سب کو جُدا جُدا مختصر مختصر لفظون مین عرض کرتا ہون - اور ہر ہر دعوے کے ساتھ دلائل بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہون - آپ خوض وغور کرین - اور آخر مین یہ بھی گزارش کرنے والا ہون کہ آپکو ایسی نازک حالت مین کیا کرنا چاہیے جسکو آپ بآسانی قبول بھی کر سکین اور کسی فریق کی یکطرفہ ڈگری بھی نہو۔ بلکہ مصالحت مین جو ہونا چاہیئے کہ ہر فریق کی حق حق رعایت ایک نسبت کے ساتھ کیجائے اور وہ بھی ایسی جسکی منظوری کسی پر بار نہو۔ ہماری فہرست کا اوّل نمبر یہ ہے کہ "اسلام کیا ہے"۔

حضرات! اسلام جو کچھ ہے وہ اپنی حقیقت اپنے نام ہی سے آپ بتا رہا ہے - اسلام کے معنی گردن ڈالنے اور فرمانبردار ہو جانے کے ہین

مین اور سلاطین کی سلطنت سے کچھ کمی تھی تو اسیقدر کہ اور سلاطین کی طرح سے آپنے قلعے نہین بنائے نہ بڑے بڑے جرار لشکر رکھے مگر فتح آپ ہی کے جانب رہی۔ اور آپ کے پوپ ہونے مین کمی تھی تو اتنی کہ پوپ کا مکر آپ مین بالکل نہ تھا۔ ۵

ولا عیب فیھم غیر ان سیوفھو	بھن فلول من قراع الکتائب

ترجمہ اور اون مین اسکے سواے اور کوئی عیب نہین کہ اونکی تلوارون مین دشمن کے لشکر کے مار کاٹ سے رخنے پڑ گئے ہین۔

ہزار افسوس کہ آفتاب محمدی بہت جلد خط نصف النہار پر پہونچا اور ڈھلنے لگا۔ سچ ہے مصرع وہ آفتاب نہین ہے جسے زوال نہین + اسلام کی ترقی کا آفتاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد برکت مہد مین پوری ترقی کر گیا اور انہین کے اخیر زندگی مین زوال بھی شروع ہو گیا گو اس زوال کا اثر اسلام کی ترقی پر صدیون تک چندان محسوس نہین ہوا مگر آخر رفتہ رفتہ اسکا اثر نمایان ہوتا گیا۔ یہانتک کہ جہان ہم بادشاہت کی حیثیت سے تھے وہان بدترین غلام ہین اور جہان غایت درجہ کے عزیز تھے وہان سب سے زیادہ ذلیل ہین۔ جہان ایک جان اور بے انتہا قالب تھے وہان تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی کے مصداق ہین۔ جہان امارت سے کٹتی تھی وہان غربت پر ناز ہے۔ جہان امن سے رہتے تھے۔ وہان خوف سے بدحواس ہین۔ جہان غیرون سے صلح تھی وہان اپنون سے جنگ ہے۔ جہان علوم و فنون مین سب کے اُستاد تھے وہان اپنے اگلون کے شاگردون کی شاگردی پر ناز ہے۔ اب تو ہماری اس تاریک حالت پر ایک زمانہ گذر گیا ہے کیا عجب ہے کہ اب انتہا کو پہونچگیا ہو اور ندوۃ العلما کی یہ روشنی صبح صادق

اگر اُس نے دل سے اللہ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہیں دی ہے فَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور اُس کی جوابدہی اُسکے ذمہ ہے ۵ یک گونہ نسبتے تو کافی بود مرا + بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس ست +

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حُرَقَہ (قبیلہ) کی طرف بھیجا۔ ہم نے اُس قوم پر چھاپا مارا اور شکست دی۔ اور مین نے اور ایک انصاری نے اُن مین کے ایک شخص کو گھیر لیا اُس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہدیا۔ انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا مگر مین نے اُسے مار ہی ڈالا جب ہم واپس آیے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اُسامہ! تو نے اُسکو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے پر بھی مار ڈالا؟ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے یہ کلمہ جان بچانے کے لیے کہا تھا۔ مگر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہی فرماتے رہیے کہ تو نے اُسکو لَا الٰہ الا اللّٰہ کہنے پر بھی مار ڈالا ؟ یہانتک کہ مین تمنّا کرنے لگا کہ اے کاش مین اس دن کے پہلے مسلمان ہی نہوا ہوتا (بخاری شریف)

حضرات! فقط لَا الٰہ الا اللّٰہ کی عظمت کو غور کیجیے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو بر ملا طلب فرمائیگا اور اُس کے سامنے اتنے بڑے بڑے ننانوے (۹۹) دفتر گناہون کے رکھ دیگا جنکا ہر ایک دفتر اتنا لانبا چوڑا ہوگا۔ جہان تک اُس کی نگاہ کام کر سکتی ہوگی۔ پھر اُس سے پوچھا جاویگا۔ کیا تجھے اِن گناہون مین سے کسی سے انکار ہے۔ کیا میرے نگہبان فرشتے جو تیرے ہر ہر عمل کے لکھ لینے پر مقرر تھے اُنھون نے تجھپر کچھ ظلم کیا یعنی تیرے تھوڑے گناہ کو

الاسلام گردن نہادن بطاعت)۔ تو اسلام یہی ہے کہ بندہ جس بات کو دیانتاً
مالک الملک خدا کا حکم سمجھے اُسکے آگے اپنی گردن جھکا وے یعنی بخوشی بیچون وچرا مان لے
قبول کرلے۔ یہی تو اسلام ہے اور یہی اوسکی حقیقت۔ اب آپ حضرات اِسکا فیصلہ
کرتے چلیں کہ ہم لوگ جو اسلام کے مدعی ہین اسلام کے انھیں سارے احکام کو سہی جنکو ہمنے
اسلام کے احکام سمجھ رکھے ہین کیا ہم اُن کو سچے دل سے بیچون وچرا مانتے ہین یا اسلام
کے کسی حکم کو رسم ورواج کے خلاف پاکر یا کسی کے لحاظ و مروت سے یا نفسانیت اور
ضد سے اسلام کے خلاف بھی کرتے ہین۔ یا یہ کہ اسلامی حکم کو سمجھ بوجھکر بمجبوری زبانی تو
مانتے ہین مگر اُسکے برتنے مین بیعزتی خیال کرتے ہین یا دنیاوی مضرت پاکر شرعی حکم
کی تعمیل سے ہمیشہ کے لیے اپنے کو کنارہ کش بھی پاتے ہین وغیرہ وغیرہ۔ اِسکا جو کچھ
جواب ہے وہ عیان راچہ بیان۔

پھر جس کا خود یہ حال ہو اُسکو دوسرے بھائیون کی نکتہ چینی کرنی بلکہ اُن کو
اپنے سے زیادہ گنہگار یا گمراہ سمجھنا یا معاذ اللہ کافر تک کہدینا کب زیبا ہے۔

اِس فہرست کا دوسرا نمبر یہ ہے کہ "کن کن باتون سے آدمی مسلمان کہلانے کا
مستحق ہوجاتا ہے"۔ اِسکو کون نہین جانتا کہ اگر کسی کافر کو بھی مسلمان کرتے ہین تو اُس سے
فقط کلمۂ شہادت اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدًا عبدہ و رسولہ پڑھوالیتے ہین۔
جہان اُس نے یہ کلمہ پڑھ دیا سب نے اُسے مسلمان سمجھ لیا۔ اُسکے دل نے بھی کلمۂ شہادت کے مضمون کو
تسلیم کیا یا نہین نہ اسکی تجسس کا ہمین حکم ہے نہ کسی دوسرے قرینہ سے (جب تک کہ وہ خود
کلمہ کے مضمون سے انکاری نہو جاوے) ہمین اُسکو کافر کہنا یا اُس کے ساتھ کافر دن
جیسا برتاؤ کرنا حلال ہے +

وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ یعنی مین اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور کتابون اور رسولون اور قیامت پر ایمان لایا اور اِس بات پر ایمان لایا کہ بھلائی اور بُرائی اللہ کی تقدیر سے ہے اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر ایمان لایا۔

اگر یہ خیال کیا جاے کہ لڑکپن کا سبق وہ بھی پہلی کتاب کا کیونکر یاد رہ سکتا ہے تو حضرت من ہین تو اُسکے بھی پہلے ازل کا سبق یاد ہے۔ ؎

کتاب اَلَسْتُ پڑھا تھا ازل مین		غضب کا سبق تھا ابھی تک نہ بھولا	

جب کوئی شخص مذکورہ بالا باتون پر ایمان رکھتا ہے تو اُسکو پوری طرح ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر سیانے ہو کر جو ہم کسی جزئی مسئلہ کے اختلاف کے سبب سے اُسکی تکفیر کرنے لگتے ہین تو کیا وہ ایمان مجمل و مفصل لڑکپن ہی تک کے لیے تھا؟ جوانون کے ایمان کے لیے شرطین زیادہ ہو جاتی ہین؟ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ترجمہ بھاری بات اُن کے مونھون سے نکلتی ہے اُن کا کہنا جھوٹھ ہی ہے۔ اللہ اکبر خدا کا نام ایسا ذی شان نام اور اُسکے ماننے والون کی یہ اہانت۔ اللہ تعالیٰ آپ اپنے نام کی اسقدر وقعت ملحوظ رکھے کہ اُسکے مان لینے کی وجہ سے اپنی بے انتہا نا فرمانیون سے بالکل درگزر کرے اور اُسکے بندے ہین کہ اُسکو کسی طرح بخشش کے لائق ہی نہین سمجھتے مسئلہ جزئیہ کے اختلاف کی وجہ سے اُس موحد کی نسبت سکوت تک گوارا نہین کرتے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکی طرف منسوب ہونے سے اُمت محمدیہ کو تمام نبیون کی اُمت پر شرف حاصل ہوا اور خود اُس رسول کی اُمت ہو کر اُس موحد کی کوئی

بہت لکھدیا؟ (بندہ) نہین ای میرے رب کچھ ظلم نہین کیا - (خدا) کیا تجھے کچھ عذر ہے؟
(بندہ) ای رب کچھ عذر نہین ہے - (خدا) مگر ایک نیکی تیری میرے پاس ہے - آج
تجھپر ظلم نہوگا - پھر ایک پرچہ نکالا جاویگا جسمین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا - خدا تعالیٰ فرمائیگا آ میرے بندے اور اپنی نیکی اور
بدیون کی تول دیکھ - (بندہ) ای رب کہان اتنے بڑے بڑے ننانوے ۹۹ دفتر اور
کہان یہ مختصر خفیف پرچہ - (خدا) تجھپر ظلم نہوگا - فرمایا تو وہ بڑے بڑے دفتر ایک
پلّے مین اور وہ مختصر پرچہ ایک پلّے مین رکھا جاویگا پس وہ تمام بڑے بڑے دفتر
ہلکے پڑجائینگے اور وہ مختصر پرچہ بھاری ہوجائیگا - اللہ تعالیٰ کے بزرگ نام کے مقابلہ
مین کوئی چیز بھاری نہین ٹھہر سکتی - (ترمذی - ابن ماجہ) -

مسلمانون کا کوئی فرد ایسا ہے؟ جو کلمہ شہادت کا اقرار نہین کرتا پھر اُس کی
ہتک حرمت کیونکر حلال ہوسکتی ہے -

ای کاش ہم لوگ اپنے بچپن کی پہلی کتاب قواعد بغدادی ہی کے سبق کو
یاد رکھتے (جسمین ہمارے شفیق اُستاد نے کلمہ ایمان مجمل اور ایمان مفصل پڑھاکر ہمارے
دلون مین ایمان کی بنیاد اجمال اور تفصیل کے ساتھ قائم کردی تھی) تو آج مسلمانون مین
یہ فتنہ نہ اُٹھتا اور مسلمان مسلمانون ہی کی زبان سے کافر نہ بنائیے جاتے -

حضرات! مجھے اپنا سبق یاد ہے سُن لیجیے - (ایمان مجمل) اٰمَنْتُ بِاللهِ
كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ یعنے مین اللہ پر
جیسا وہ ہے مع اُسکے سارے نامون اور صفتون کے ایمان لایا اور اُسکے سارے
احکام قبول کیے - (ایمان مفصل) اٰمَنْتُ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

ڈاکے سکتی ہو بلکہ خدا و رسول کے نام کی عظمت ایک اُس بڑے پہاڑ کی عظمت سے بدرجہا بڑھکر ہے جسکی چوٹی ساتون آسمانون کو چیرتی پھاڑتی ہوئی عرش برین تک پہنچی ہے اِسکو کسی مسئلہ کی غلط فہمی یا کسی گناہ کا انبار کسی طرح ڈاک نہین سکتا تو جس نے خدا و رسول کے بلا اکراہ ماننے والے کو کسی مسئلہ مین سمجھ کی پھیر اور اختلاف کی وجہ یا کسی گناہ کے سبب سے اسکو مشرک کافر کے برابر سمجھ لیا ۔ حق یہ ہے کہ اُس نے اللہ و رسول کی عظمت نہین سمجھی ۔ اور جس نے خدا و رسول کی عظمت نہ سمجھی وہ اپنے ایمان کا آپ اندازہ کرلے سکتا ہے ۔ افسوس کہ ہم لوگ کچھ نہین سمجھتے ۔

حضرات ! اِسی لیے یہ مسئلہ عقاید و فقہ کی کتابون مین صاف صاف لفظون مین مندرج کر دیا گیا ہے کہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نکرو ۔ شرح مواقف مین ہے جمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اہل القبلۃ یعنی جمہور متکلمین اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہین ۔ اور اُسی مین ہے عن ابی حنیفۃ رح انہ لم یکفر احدا من اھل القبلۃ یعنی امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ انہون نے کسی اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہین رکھی ۔ اور درمختار مین ہے لا نکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث یعنی ہم لوگ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کرتے اگرچہ آپس کی بحثون مین الزاماً تکفیر کا استعمال کیا گیا ہے ۔ اِس قول کا مطلب شامی نے یون بیان کیا ہے (قولہ وان وقع الزاما فی المباحث) معناہ وان وقع التصریح بکفر المعتزلۃ ونحوھم عند البحث معھم فی رد مذھبھم بانہ کفر انہ یلزم من قولھم ھذا الکفر ولا یقتضی ذلک کفرھم لان لازم المذھب لیس بمذھب یعنی شامی نے درمختار کے اِس قول (وان وقع الزاما فی المباحث) کا

حقیقت نہین سمجھتے۔ وہ رسولؐ جو اُمت پر مادر شفقہ سے بھی بدرجہا زیادہ عاشق زار ہو
اور اُسی کی خیر خواہی مین زندگی بسر کرے جہان سارے رسولؐ یا ربِّ
نَفسِیْ نَفسِیْ پکار رہے ہون وہان یہ رسولؐ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پکارے۔ قیامت
کے سخت دن مین اپنی اُمت کے کسی ایک شخص کو بھی دوزخ مین چھوڑ بیٹھنے کا روادار
نہو۔ جب تک کہ شفاعت پر شفاعت کرکے ایک ایک کو بخشوا نہ لے۔ آہ اُسکی پیاری
اُمت کی کچھ قدر نہ کیجائے۔ زبردستی ادنیٰ ادنیٰ باتون پر اُسکی شان مین اُمّت
محمدیہ سے خارج ہونے کے ناگوار اور دل شکن الفاظ استعمال کیے جائین۔ وہ رسولؐ
جسکے دیار کی خاک کو اُس رسول کے ساتھ ایک نسبت حاصل ہوجانے کے
سبب سے تو خاک شفا کہین اور اُسکا کلمہ پڑھنے والی اُمت کی عظمت ملحوظ
نرکھین۔ اے قیامت صاحبو! مصرع اگرچہ پاک نیم خاکپاے پاکانم۔
صاحبو! یاد رکھو کہ یہ اہانت اُس آدمی کی اہانت نہین ہے جسکی تم سمجھے ہوے ہو
وہ شخص من حیث آدمی ہونے کے کوئی خاص وقعت نہین رکھتا۔ اُسکی وقعت
فقط اللہ و رسولؐ کے ساتھ ایک نسبت قائم ہو جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ ؎

ہرچند کہ نیست رنگ و بویم	آخر نہ گیاہ باغ اویم

جب تم نے باوجود اُس نسبت کے کہ وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ کہتا ہے اُسکی اہانت کی تو اب جسقدر اُسکی اہانت
کیجاتی ہے وہ اہانت (معاذ اللہ) اللہ کے نام اور رسول اللہ روحی فداہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اہانت ہے۔ الٰہی توبہ۔ خدا و رسول کے نام
کی عظمت کوئی ننھے سے تنکے کے برابر نہین ہے جسکو ذرہی سی غلط فہمی یا گناہ کی خاک

تو ان دونون صورتون مین البتہ وہ شخص کافر ہوجائیگا کیونکہ اُسنے صریح اللہ و رسول کی تکذیب کی

ای حضرات ندوہ آپ لوگون کا خیرخواہ اِسی غلطی کو ظاہر کرکے سچّے اسلام کی صفت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ ندوہ یہ ہرگز نہین چاہتا کہ مختلف مذہب کے مسلمانون کو ایک مذہب کردے۔ ندوہ نہ اہل حدیث کو حنفی بنانا چاہتا ہے۔ نہ حنفی کو اہل حدیث اور اگر وہ چاہے بھی تو اسکو کبھی اِس مین کامیابی ہو نہین سکتی۔ جیساکہ ابھی میرے لائق واعظ مولوی **عبدالحق صاحب** حقانی دہلوی نے بھی بیان فرمایا ہے۔ بلکہ ندوہ یہی چاہتا ہے کہ ہر فرقے کے مسلمان اپنے اپنے مذہب پر دیانتاً قائم رہنے کے ساتھ ملے جُلے رہین۔ اِن مین مذہب چاہے ایک نہین سو ہون۔ مگر چونکہ اِن سب مین اسلام ایک ہی ہے۔ اِسواسطے سب مذہب کے مسلمان بھی ایک ہی بنے رہین۔

ای حضرات مین بھی مدتون لزوم والتزام مین پورا فرق نکرنے سے اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے نام کی عظمت کے آثار مین غور نکرنے سے دوسرے مذہب کے مسلمانون سے کھچا رہا۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے جس نے مجھے چونکا دیا۔ اور اِس سخت غلطی پر متنبہ فرما دیا۔ مین نے اپنی پہلی بحا کتنا کئی کو واپس لیا۔ ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ و رسول کو مانتا ہے اور اسلام سے راضی ہے وہ بیشک میرا مسلمان بھائی ہے کسے باشد۔ ۵

ما در پیالہ عکس رُخِ یار دیدہ ایم	ای بے خبر ز لذتِ شُربِ مدام ما

ان مین جو اللہ و رسول سے جہان تک زیادہ محبت اور زیادہ تقوی رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (بیشک تم مین سے بڑے رتبے والا خدا کے نزدیک تم مین بڑا پرہیزگار ہے) صلح و

یہ مطلب بیان کیا ہے کہ گو معتزلہ وغیرہ کو اُن کے مذہب کے رد مین اُن سے بحث کے وقت کافر کہدیا گیا ہے لیکن اس سے مطلب بس اسیقدر ہے کہ فلان فلان قول سے کفر لازم آجاتا ہے مگر اسکا مقتضیٰ یہ نہین ہے کہ وہ سچ مچ بھی کافر ہین۔ کیونکہ کسیکی مذہب سے اگر کوئی بات لازم آجاے تو وہ اُسکا مذہب نہین ہوجاتا یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ ایک بات کو دوسری بات سے لازم آجانا اَور شی ہے اور اُس لازم کا التزام کرلینا اور شی ہے زید کے قول سے بکر کے نزدیک کفر لازم آجاے اور زید اُس کفر کا ملتزم نہو تو اُس سے زید کافر نہین ہوجاتا ہان اگر زید اُس کفر کا التزام کرلے تو البتہ کافر ہوجائیگا مثلاً حنفی شافعی اور اہلِ حدیث کا یہ مسئلہ ہے (جیساکہ ہدایہ اور بخاری وغیرہ مین لکھا ہے۔ کہ متروک التسمیہ نسیاناً حلال ہے اور مالکی مذہب مین حرام ہے اس صورت مین حنفی شافعی اور اہل حدیث کے قول سے مالکی کے نزدیک اور مالکی کے قول سے حنفی شافعی اور اہلِ حدیث کے نزدیک کفر لازم آجاتا ہے۔ کیونکہ ایک چیز جو ایک فریق کے نزدیک حلال ہے اُسی کو دوسرا فریق حرام کہتا ہے۔ اِسی طرح ایک چیز جو ایک فریق کے نزدیک حرام ہے اُسی کو دوسرا فریق حلال بتاتا ہے۔ اور حلال کو حرام کہنا یا حرام کو حلال کہنا یہ دونون باتین کفر ہین۔ لیکن چونکہ کوئی فریق اِس کفر کا جو اُس کے قول سے دوسرے کے نزدیک لازم آجاتا ہے ملتزم نہین ہے لہذا کوئی فریق کافر نہین ہوسکتا۔ ہان اگر کوئی شخص اِس لازم کا ملتزم ہوجاوے یعنی مثلاً یہ کہے کہ حنفیہ شافعیہ اور اہل حدیث جس متروک التسمیہ کو حلال کہتے ہین بلاشک اللہ و رسول کے نزدیک بھی وہ حلال ہی ہے لیکن مین اسکو نہین مانتا۔ یا یہ کہے کہ مالکیہ جس متروک التسمیہ کو حرام کہتے ہین بلاشبہ اللہ و رسول کے نزدیک بھی وہ حرام ہی ہے لیکن مین اسکو نہین مانتا

ہو گیا ہے کہ اگرچہ یہ مسئلہ اُس دوسرے مسلمان کی سمجھ مین غلط آیا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ اُسکے دل مین خدا کا خوف مجھسے زیادہ ہو اور خدا اور رسول کی محبت مجھ سے بہت زیادہ رکھتا ہو۔ اُسکا تقوی مجھ سے اتنا بڑھا ہوا ہو جسکو ایک کیا سَو مسئلون کی غلطیان بالکل نقصان نہ پہونچا سکین۔ کیونکہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے اور ہر امر مین حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہین جان سکتا اور وہ شخص خدا اور رسول کی اطاعت دیانتہً اُسی مین سمجھتا ہے جسکو ہم خلاف حق خیال کرتے ہین تو ہمارا خلاف حق سمجھنا دوسرے کے حق مین کیا ضرر پہونچا سکتا ہے۔ اللہ کے معاملات کوئی نرالے معاملات نہین ہین۔ دُنیا آخرت کا نمونہ ہے دُنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کر کے بہت اچھی طرح سے سمجھ جا سکتے ہین۔ کہ مسلمانون کے سیکڑون فرقون مین سے حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون۔ خدا کے نزدیک گمراہ کون ہے اور راہ راست پر کون۔ خدا کس سے راضی ہے اور کس سے ناراض۔

حضرات! مقام غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب مین کسقدر اختلافات ہین۔ ہم کچہریون مین دیکھتے ہین کہ لاکھون معاملات دائر رہتے ہین اور گورنمنٹ کی رعایا برابر آپس مین جنگ و جدال و اختلاف رکھتی ہین اور ہزارون مقدمات جنکا ناحق ہونا مدعی یا مدعا علیہ کو یقیناً معلوم ہے اور بعض لوگ تو جھوٹے مقدمہ پرداز بھی مشہور رہتے ہین۔

جتنے محکمہ جات جہان جہان قائم ہین اُن مین مقدمات کی کثرت روز افزون ہوتی جاتی ہے۔ ایک ایک مقام پر ایک ایک محکمہ کے مقدمات کے انفصال کے لیے اکثر متعدد منصف یا صدر اعلیٰ وغیرہ حکام کی افزائش کی جاتی ہے۔ مقدمات ضلع سے ڈگری

صفائی بھی واقع مین اللہ کی عجیب رحمت ہے ۔

الغرض اسلام ایک ایسا ہی سہل الحصول امر تھا جب ہی تو عرب ایسے ناتعلیم یافتہ اور اعراب جیسے سخت مزاج لوگون نے جب سمجھ لیا تو اُسکو بآسانی قبول ہی کرلیا۔ ورنہ آپ خیال فرماسکتے ہین کہ اگر اسلام ایسا سخت ہوتا کہ سب کچھ کہے جاؤ اور ایمان مجمل اور مفصل کا اقرار کرتے ہو مگر ایک ذرہ کوئی جزئی مسئلہ دوسرکی خیال سے خلاف ہوا اور ساری توحید و اقرار رسالت مٹی مین ملگئی۔ اور وہ شخص خدا اور رسول کے منکرون کے برابر ہوگیا اگر ایسی ہی بات ہو تو کوئی شخص ایسا مسلمان ہو بھی نہین سکتا جو دوسرے مسلمانون کے نزدیک بھی مسلم الاسلام ہوسکے۔ خدا کے لیے مجھے کوئی اللہ کا بندہ بتادے کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے مسلمانون کی طرح سے اس زمانہ مین کوئی ایسا مسلمان کیونکر ہوسکتا ہے کہ جب وہ اپنے کو ایک مسلمان شخص سمجھتا ہے دوسرے تمام مسلمان بھی اُسکو لااقل اپنا جیسا مسلمان سمجھین ۔ ہاے قیامت ! یہان تو یہ اندھیر ہورہا ہے کہ اگر اسلام کے سو فرقے فرض کرو تو ایک فرقہ جو اپنے کو مسلمان اور بہت ہی اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہے ننانوے ۹۹ فرقے کے مسلمان اسکی تکفیر نہین تو تفسیق یا تضلیل ضرور کرتے ہین۔ اور لااقل اپنے رُتبہ کے اسلام سے کم تو بے شُبہ خیال کرتے ہین۔ اِلّا ما شاء اللہ ۔

حضرات ! یہ اَور بات ہے کہ کسی خاص مسئلہ جزئیہ مین یہ خیال کرلیا جاے کہ مین غالبًا حق پر ہون اور دوسرا بر سر غلط اگر یہان تک ہوتا تو نقصان نہ تھا۔ شامت یہ ہے کہ ان جزئیات مسائل مین اپنی تحقیقات سے دوسرون کی تحقیقات کو کم رتبہ سمجھکر اُس غریب مسلمان کے اسلام ہی کو کم رتبہ سمجھنے لگتے ہین اِن کا دماغ اِس خیال سے فارغ

اور باغی وہی رعایا ہے جو گورنمنٹ کی بدخواہ اور دغاباز ہے اور بادشاہی قانون کی حد سے باہر اور اُس سے بیزار ہے تو جبکہ بدین اختلافات محض قانونی حدود مین رہنے کے سبب سے گورنمنٹ کی رعایا باغی دشمنکر نہین خیال کیجاتی ہے تو خدا کے بندے جو اپنے کو بلااکراہ مسلمان کہنے والے اسلامی قانون کی حدود مین رہنے والے ہین اِس مذہبی جزئی اختلافات سے مسلمانی سے کیون خارج ہوجائینگے اور خدا کے باغی اور منکر یعنی کافر کیون قرار پائینگے - یہ بھی تو اپنے اپنے اختلافی مسائل کے ثابت کرنے مین اپنے نزدیک شریعت ہی کے دائرہ مین محدود رہتے ہین اور ہر فریق اپنے نزدیک اپنے مدعا کے اثبات مین قانون شرعی ہی پیش کرتا ہے - جس سے وہ یہ بھی ثابت کرتا رہتا ہے کہ ہم برضا و رغبت شرعی قانون کی پابندی کو ضروری جانتے ہین اور اُسی کے پابند ہین - تو بات یون ٹھہری کہ جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بلااکراہ مانتا ہے اور اپنی سمجھ مین اللہ و رسولؐ کی اطاعت اپنے اوپر فرض جانتا ہے - اور مذہبی کام جو کچھ وہ کرتا ہے اُس مین اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور خوشنودی خیال کرتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے کے باشد - ہمین چاہیے کہ جو بلااکراہ اللہ و رسولؐ کا ماننے والا سمجھا جائے ہم اسکو مسلمان ہی سمجھین اور حقیقت الامر اُسی کو سونپین جسکی متعلق اُسکی جزا و سزا ہے - نحن نحکم بالظواہر واللہ اعلم بالسرائر - ٥

ہر کرا جامہ پارسا بینی	پارسادان و نیک مرد انگار

بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ بڑے عابد و زاہد و پارسا خیال کیے جاتے ہین مگر اللہ کے نزدیک پر پشہ برابر بھی اُنکو رتبہ نہین ہوتا - اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظاہر حال کسی کا بہت ہی خستہ خراب ہوتا ہے مگر وہ اپنے پہلو مین کچھ ایسا اچھا لایق قدر دل رکھتا ہے جس سے وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑی وقعت رکھتا ہے - ٥

ڈسمس ہوتے ہوتے ہائی کورٹ اور لنڈن تک پہونچ جاتے ہین -

حضرات! اسمین مجھے آپ لوگون سے دریافت کرنا یہ ہے کہ اِن مقدمات کے فریقین مین گورنمنٹ کی مطیع رعایا کون ہے - ہر مقدمہ کے مدعیان یا ہر مقدمہ کے مدعاعلیہم یا ہر ڈگری حاصل کرنیوالے یا ہر مقدمہ ہارنیوالے یا سچے مقدمات دائر کرنیوالے یا جھوٹی لڑائیان لڑانیوالے وغیرہ وغیرہ اور اِن مین گورنمنٹ کی مُنکر اور باغی رعایا کون ہے - تھوڑی توجہ مین جب کہ آپ غور کرکے خوب دیکھ بھال لینگے تو ضرور یقین کرلین گے کہ اِن مین سب کے سب گورنمنٹ کے مطیع رعایا ہین - اِن مین کسی قسم کے مذہب و ملت وغیرہ مین اختلاف رکھنے والی گورنمنٹ کی باغی ہرگز نہین ہین - گورنمنٹ نے بھی ان مین سے کسی کو اپنا باغی قرار نہین دیا ہے - نہ کسی کو اپنے احکام کا منکر سمجھا ہے - بلکہ ہر قسم کے مدعی و مدعا علیہ گورنمنٹ کی خیرخواہ اور مطیع رعایا سمجھے جاتے ہین - اور گورنمنٹ سب کو اپنا مطیع خیال کرکے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے اور کسی مجرم کو بقدر جرم سزا دینا یہ اَور بات ہے - اب یہان غور کرنا چاہیے کہ جہان اتنے اختلافات جمع ہون وہان اِن سب مین مابہ الاشتراک وہ کونسی چیز ہے جس سے گورنمنٹ سبکو اپنی مطیع رعایا خیال کرتی ہے -

حضرات! وہ مابہ الاشتراک چیز یہی ہے - "بادشاہی قانون کے حدود مین رہنا" دیکھیے جملہ مقدمات کے ہر فریق نے یہ کوشش برابر ملحوظ رکھی ہے کہ اپنے کو گورنمنٹ کے قانون کی حد مین محدود کر رکھا ہے اور ہر شخص اپنے مدعا کی اثبات مین سرکاری ہی قانون کے کسی نہ کسی دفعہ کو پیش کرتا ہے اگرچہ ایک فریق نے اُس دفعہ قانونی کے مطلب کو غلط سمجھا یا اپنے مقابل کو دھوکا دینے کے لیے غلط تاویل کرکے کسی دفعہ قانونی کو اپنے مدعا کے موافق دکھایا ہے مگر گورنمنٹ کے قانون کا واجب العمل ہونا سب نے ضرور جتایا ہے

مین سرزد ہوئی تھی - خدا کی شان ہم لوگ بدین حالت اپنے ہی کو تمام جہان سے اچھا
یقین کرکے فقط خوش ہی نہین ہوتے بلکہ دوسرون پر مُنھ آنے کو طیار۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تو یون فرمایا ہے کہ اللہ تمھاری صورتون کو نہین دیکھتا لیکن تمھارے
دلون کو دیکھتا ہے - اور اِدھر ہماری یہ حالت ہے کہ جب کسیکا کوئی فعل مذہبی تحقیقات کے خلاف
دیکھا تو یقین کرلیا کہ بس یہ منہم ہے - یہ کھٹکا بھی نہین گذرا کہ ہوسکتا ہے کہ اسکا دل خدا کے
ساتھ زیادہ وابستہ ہو - اِسکا دل خدا کی محبت مین چور رہو - اِسپر خوف غالب ہو - یہ خدا کا زیادہ پیارا ہو
حضرات ! مجھے حیرت ہوگئی جبکہ مین ملک مدراس کے ایک شہر "وانم باڑی" مین پہونچا
اور وہان اِسی قسم کی باتین چند جلسون مین بیان ہوئین تو ایک شخص نے آبدین ہوکر کہا - آہ
مین آجتک یہی سمجھے ہوئے تھا کہ میرا ہی مذہب دُنیا بھر کے مسلمانون سے بہتر اور ہمارے
مذہب کا ہر ہر شخص قطعی جنتی اور دوسرے مذہب والے سب دوزخی - اِن کی نماز روزے کُل
بیکار - معاذ اللہ - " اسی مہینہ شوال مین مین حاجی عبدالرحمن صاحب مہاجر کو مکہ معظمہ
رخصت کرنے لگا وہ وعظ کے تذکرہ مین کہنے لگے کہ مجھے اس قسم کے بیان سُننے سے بڑی
نفع پہونچا - مین پہلے یہی سمجھتا تھا کہ بس میرے ہی مذہب والے اِن مین بھی خاصکر مین تو پکّا
مسلمان ہون اور ہمارے ہی جیسے لوگون کے لئے خدا نے جنّت طیار کی ہے - باقی سب گمراہ
اور دوزخی مگر اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ مجھسا گنہگار کوئی نہین اتنا کہا اور رونے لگے ظفر شاہ نے سچ کہا ہے

نہ تھی اپنے گناہون پر جبکہ نظر تو تھے دیکھتے غیرون کے عیب وہنر
پڑی اپنے گناہون پر جب سے نظر تو نگاہ مین کوئی بُرا نہ رہا

مسلمانو ! ہم لوگ ایسے برگزیدہ مذہب والے اور یہ اندھیر !
عرصہ گذرا ایک عیسائی نے اشتہار دیا تھا کہ مین مسلمان ہوا چاہتا ہون - سب

خاکساران جہان بحقارت منگر	توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

جناب باری عزاسمہ فرماتا ہے - یاایہا الذین امنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم کا فر یعنی خدا کا باغی وہی شخص ہے جو خدائی قانون کا بدخواہ ہے - خدا کے حکم کا منکر ہے - شریعت کے کسی حکم کو بعزتی یا بغیرتی کی بات سمجھتا ہے - اسلام سے بیزار ہے تو جیسی گورنمنٹ کی ہواخواہ وفادار رعایا کو باغی کہنا ایک نہایت ہی سنگین جرم ہے ایسے مقدمہ مین خود گورنمنٹ مدعی ہوکر ہواخواہ رعایا کو بدخواہ اور باغی کہنے والے کی سنگین سزا کرتی ہے اِسی طرح جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے خدا بھی اُسکی سنگین سزا کریگا یعنی ہو وفادار رعایا کو بدخواہ اور بے وفا یعنی باغی کہدینا نہایت ہی سنگین جرم ہے (دیکھو تعزیرات ہند دفعہ ۱۴۱) اپنے ہی مذہب کے ہر ہر فروعات جزئیات کو اجمالاً و تفصیلاً اچھا او رہر طرح کی خطا و غلطیون سے پاک یقین کرنے نے اہل مذہب کے دلون مین خود بینی اور رعونت کا نہایت ہی مہلک عارضہ پیدا کر دیا اور اُسی نے اخلاص اور تقویٰ دل سے کھود کر نکال پھینکا - اور اُسی نے صحابہ کرامؓ کے اُن پاک حالات کے آثار ہم لوگون سے کھودے کہ کوئی مارے ڈر کے کہتا تھا یالیتنی کنت شجراً یعض اور کوئی فرماتا تھا آہ کیا خوب ہوتا جو میری ماں مجھے نہ جنی ہوتی کسی کا رونا اور یہ کہنا کہ ای کاش مین بکری پیدا کیا گیا ہوتا کہ لوگ مجھے ذبح کرکے کھاجاتے اور میرا شور باپی جاتے -

حضرت عمر فاروقؓ جیسے صحابہ اور اپنے مین نفاق کی علامات حضرت حنظلہؓ وغیرہ سے پوچھا کرین اور اپنی تمام عمر کی عبادت حضرت ابوبکرؓ کے ایک عمل کے برابر ہو جانیکی تمنا کرین جو اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت مین ایک پہاڑ کی کھوہ

ندوۃ کی طرف سے میرے متعلق کی گئی ہین اِسلئے اسوقت مجھے تقویٰ پر کچھ عرض کرنا نہین ہے -

دوسری بات مسلمانون کا آپس مین اتحاد و اتفاق ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا و لا تومنوا حتی تحابوا یعنی تم لوگ جنت مین نجاؤگے جب تک مومن نہوگے - اور مومن نہوگے جبتک آپسمین محبّت نرکھوگے -

دیکھی مسلمانون کی آپسمین محبت نہین تو ایمان ندارد اور ایمان رخصت تو جنت سے کیا سروکار - یہان ایمان کا مدار محبت پر ٹھہرادیا گیا ہے اور محبت کا مرتبہ اتفاق سے بدرجہا بالا تر ہے - آپس کے محبت کا حال تو معلوم ہی ہے اِسی سے اپنے اپنے ایمان کا حال بھی معلوم کر لیجیے -

ایک اور حدیث شریف مین ہے کہ - المومنون کرجلٍ واحدٍ اذا اشتکی عینہ اشتکی کُلُّہ و اذا اشتکی راسہ اشتکی کُلُّہ یعنی تمام مسلمان بلکہ مثل ایسے ایک شخص کی ہین کہ اگر اُسکی آنکھ دُکھی تو سارا بدن دُکھنے لگے اور اُسکا سر دُکھے تو سارا بدن دُکھنے لگے - ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

حضرات ! اِس حدیث کا عکس النقیض بھی جو اسکا لازم ہے سُن لیجیے الذین لیسوا کرجلٍ واحدٍ فھم لیسوا بمومنین یعنی جو لوگ کہ مثل ایسے ایک شخص کے نہین ہین وہ سب مومن نہین ہین - اِس سے ہم لوگون کو اپنے اپنے ایمان کا حال معلوم کرکے آیندہ سے اصلاح مین سخت کوشش کرنی چاہیے - اللہ تعالیٰ ہم لوگون کو ایمان کامل نصیب فرمائے اور ہم سب مسلمانون کو کرجلٍ واحدٍ کر دے - آمین *

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی جتنے

مسلمان متفق ہوکر بتائین کہ مسلمانون کے تہتر مذہب مین مجھے کونسا مذہب اختیار کرنا چاہیے جسمین مین سب مسلمانون کے نزدیک حقانی مسلمان سمجھا جاؤن مجھے وہ اسلام پسند نہین ہے کہ اسلام کے جس مذہب کو مین اختیار کرون فقط اسے ایک مذہب والے مسلمان تو مجھے حقانی مسلمان سمجھین اور بہتر فرقے کے مسلمان حقانی چہ معنی مسلمان ہی نہ سمجھین بلکہ تکفیر کرین کم سے کم اپنے مذہب والون سے برا تو ضرور سمجھین۔ کیونکہ اگر مجھے ایک ہی مذہب والون کے خیال پر اعتبار کر لینا کافی ہو تو وہ مجھے اس کفر پر بھی حاصل ہے یعنی میرے ہم مذہب اب بھی مجھے حق پر سمجھتے ہین اگر مجھے اسکا جواب باصواب نہ ملا تو مسلمانو! یاد رکھو کہ میرے کفر کا وبال قیامت مین تمام جہان کے مسلمانون پر ہوگا۔ مین مسلمان ہونیکو طیار رہون جواب کا انتظار ہے

مَاشَاءَ اللہ یہ جلسہ تو علما ہی کا جلسہ ہے۔ ندوۃ العلما اسکا نام ہے۔ حضرات علما فرمائین کہ وہ کیا ہو سُنّی۔ یا شیعہ۔ مقلد یا غیر مقلد۔ حنفی یا شافعی۔ متشرع۔ یا صوفی وغیرہ وغیرہ۔ سُبحَانَ اللہ ایک اسلام صحابہ و سلف صالحین کا اسلام تھا کہ ان مین نہ یہ سب اختلافات تھے اور نہ وہان یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا نہ اسکے جواب مین کوئی دقت تھی اللہ تعالیٰ ہم لوگون کو سلف صالحین کے چال چلن نصیب کرے۔

فہرست کا تیسرا نمبر یہ تھا کہ اسلام کی ضروریات مین سے وہ کونسی چیز ہے کہ اگر وہ نہو تو اسلام کے دینی اور دنیوی برکات مین سے آپ کسی حصہ کے مستحق نہین ہو سکتے۔ اور نہ نماز روزے اور نہ کوئی طاعت قبول ہو سکتی۔ اب اسکا جواب بگوش ہوش سُننا چاہیے۔

اِسلَام مین اوّل بات جو راس الامر ہے وہ تقویٰ ہے اور اُسی کی کمی یا فقدان نے سارے جھگڑے پھیلا رکھے ہین۔ چونکہ مین اِسپر ندوہ کے سالگذشتہ کے اجلاس مین کچھ عرض کر چکا ہون اور اسوقت آپ لوگون کی خدمت مین وہ ضروری باتین پیش کرنی ہین جو

ساتھ ہی فرما دی کہ فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ یعنی ورنہ تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری
ہوا بندی جاتی رہیگی اور اُس سے بچنے کا جو اصل آلہ ہے اُسکو بھی اس آیہ مین بتادیا کہ
وَاصْبِرُوْا یعنی صبر کرو - اور چونکہ مخالف طبع امر پر صبر کرنا ایک نہایت سخت کام تھا
اِسلئے اسکا بڑا بھاری اجر بھی ساتھ ہی فرمادیا کہ - اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ یعنی یاد رکھو اللہ
صبر والون کے ساتھ ہے - اور آپسکے قطع تعلق کو فسق و نفاق کی علامت بتائی - فرمایا
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ یعنی خدا نے
جس سے ملے رہنے کو فرمایا اُسکو چھوڑ دیتے ہین اور مُلک مین فساد کرتے ہین - صلح و
اتفاق اور ایک دوسرے کی خیر خواہی وہ چیز ہے جسکے بغیر کوئی کام چل نہین سکتا اِسلیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغض و عناد جو اتفاق شکن چیز ہے اسکو حالقہ فرمایا ہے
اور اُسکی تصریح خود یہ فرما دی کہ بغض و عناد سرون کو نہین مونڈتی بلکہ دین کو مونڈ ڈالتی ہین
اور جب دین مُنڈ گیا تو دنیا بھی جو دین ہی کے ساتھ ہمارے پاس آئی تھی وہ بھی مُنڈ گئی
اور فرمایا کہ ہفتہ مین دو بار دو شنبہ و پنجشنبہ کو بندون کے روزنامچے خدائے تعالی کی حضور
مین پیش ہوتے ہین اور ایمان والون کی مغفرت ہوتی ہے مگر جسکے دل مین کسی مسلمان
بھائی کی طرف سے بغض و عداوت ہوتی ہے وہ نہین بخشا جاتا - اور حکم ہوتا ہے کہ اِن
دونون کو آپس مین صلح کرنے تک چھوڑ دو (مسلم) چونکہ شریعت کے احکام عموماً تمام تر
اتحاد و اتفاق کی بنیاد پر مبنی ہین جیسے سلام - مصافحہ - معانقہ - جمعہ - جماعت عیدین
حج - زکوٰۃ - وغیرہ وغیرہ - اِسلیے وہ گناہ جسمین وصل کی جگہہ قطع ہوتا ہے - جیسے غیبت
شکایت - چغلی - کسی کا احسان نماننا - اپنا احسان جتانا - حق تلفی کرنا - گالی دینا -
خیانت کرنا - دغا دینا - بدگمانی کرنا - اور جملہ حقوق العباد - یہ سب اللہ تعالی کے نزدیک

مومن ہین سب آپس مین بھائی ہین توتم بھائیون مین صلح کرادیاکرو۔ اللہ تعالی نے جس طرح
آپس مین مِلا جُلا رہنا فرض کردیا ہے۔ اسی طرح جب کسی دو مسلمان بھائیون مین صلح نہو تو
اُن مین صلح کرادینا بھی فرض کیا ہے اور پھوٹ کو حرام کردیا ہے فرمایا وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور اللہ کی ڈوری کو سب کے سب مِلکر مضبوط پکڑے
رہو اور پھوٹو مت اور فرمایا شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْ اَوْحَیْنَا
اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ
دین مین تمہارے لیے بھی وہی راستہ قائم رکھا جو ہمنے نوح کو حکم بھیجا اور جو ہمنے تجکو
حکم کیا اور جو ہم نے ابراھیم اور موسیٰ او عیسیٰ کو حکم کیا۔ وہ حکم یہ ہے کہ دین کو قائم رکھتے
جاؤ اور اُس مین پھوٹ نڈالو۔ اِس آیت مین دین قائم رکھنے کی سخت تاکید ہے اور دین کے
معنی کیا ہین۔ اسکے معنی بھی اللہ کی کتاب سے معلوم کرنا چاہیے تصنیف را مصنف نیکو کند
بیان سورہ یوسف مین ہے۔ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ
یعنی یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو شاہی قانون کی روسے نہین لے سکتے تھے۔ یعنی دین
کے معنی "قانون" تو دین کے قائم رکھنے کے معنی یہ ہوے کہ خدائی قانون کے پابند رہو۔ اور
خدائی قانون مین اصل کیا چیز ہے اِسکی شرح قرآن شریف کے اصل مفسر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یون فرمائی کہ الدین النصیحۃ قانون شرعی کا اصل الاصول کیا
ٹھہرا؟ خیرخواہی صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی؟ فرمایا خدا کی اور اُسکے
رسول کی۔ مسلمانون کے سردارون کی۔ تمام مسلمانون کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپس کے
نزاع کو بھی حرام کردیا ہے فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
اے ایمان والو اللہ کی اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو اور جھگڑو مت اور اُسکی مضرت بھی

مرثیہ جو اس نے اپنے مدرسہ احمدیہ آرہ کے پنجم سالانہ اجلاس مین مہربان حضار کو سُنایا
تھا جو مذاکرۂ علمیہ آرہ کے پانچوین سالانہ اجلاس کی رُوئداد مین چھپ رہا ہے قریب مین
شایع ہوگا مین حضرات علما و جملہ حضار جلسہ کو مدرسہ احمدیہ آرہ کے تعلیم یافتہ بچون کے
ملاحظہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون ہر شعبان مین اسکا سالانہ اجلاس ہوا کرتا ہے -
وقت پر تعین تاریخ وغیرہ کی اطلاع بذریعہ اخبارات و اشتہارات خوب شایع کردیجاتی ہے
امید کہ بر طبق اطلاع آپ حضرات براہ ہمدردی توفن ضرور جلسہ مذاکرۂ علمیہ آرہ کو اپنے
قدوم سے عزت بخشین گے - اندھیر کی بات ہے کہ علوم و فنون جو ہر قسم کی دین و
دنیاوی ترقی کے اسباب ہین وہ تو درکنار ذری ذری مسئلون کے اختلاف پر فرقے
الگ ہوتے جاتے ہین جوتی پیزار شروع ہوجاتا ہے - مقدمات دائر ہوتے ہین - اور غیر
ملت حکام کے آگے فیصلہ کے لیے پیش کئے جاتے ہین قرآن و حدیث و فقہ کی کتابین ہوتی ہین
اور اجلاس کے تلے اوپر اہانت کے ساتھ ڈال دی جاتی ہین اور پھر مقدمہ کی پیروی کے لئے
گدائی ہوتی ہے اور اپنے مسلمان بھائیون کو ذلت اور شکست دینے کی تدبیرین سوچی
جاتی ہین اور مسلمانون کے ہزارون روپیے خرچ کرنے کے بعد جس نے کامیابی حاصل کی
اُسکو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنا کسی کافر پر غلبہ حاصل کرنے سے ہوتی ہے +

حضرات اور دیکھیئے - اسلام کے حصن حصین پر فلسفہ جدیدہ کے کیسے کیسے سخت سے
سخت حملے ہورہے ہین جس سے بیخبر مسلمان بھی خصوصًا انگریزی دان و انگریزی خوان
لوگ جسقدر پھسلے اور مُنہ کے بل گر چکے اور گرتے جاتے ہین اُس کی کوئی حد نہین - اور حضرات
علما و مشائخین و امراء جنکی کوششون سے دین اسلام کو بہت کچھ تقویت کی امید ہے - اُنہین
جھگڑے اور اپنے اپنے نفس کی فکر اور آسائش کا غلبہ - مزید بران انگریزی زبان اور علوم اور

سخت ترین گناہ ہین ۔

اسلام کے وہ برکات وہ مفتوحات کیون غائب ہین ۔ مدرسے یتیم خلنے کیون خراب ہین ۔ فقط آپس کی نااتفاقی سے دُنیا مین کیسی کیسی کمپنیان قائم ہین کیسی کیسی تجارتین کھولے ہوئی ہین ۔ اُن مین کہین کوئی سربرآوردہ کارخانہ کسی مسلمان کا بھی ہے ؟ کہین نہین ۔ انگریزی کالجون اور اسکولون کے جمع خرچ کو دیکھیے اور اپنے مدرسون کی بُری گت سے مقابلہ کیجیے ۔ ہندوستان مین تواب کوئی ایسی عربی تعلیم گاہ نہین پائینگے جسکے لیے کافی سرمایہ جمع ہو اور وہ ہر وقت معرض خطر مین نہو ۔

مدرسہ احمدیہ آرہ ایک بڑا مدرسہ ہے ۔ چونکہ یہی عاجز اُسکا مہتمم ہے اسلیے اُسکا حال عرض کرتا ہے ۔ مدرسہ احمدیہ آرہ ایک قدیم مدرسہ ہے ادھر اِس نے چار برسون سے مناسب حال زمانہ نیا کورس (نصاب) ترتیب دیا ہے اور برابر اُسکو حسب تجربہ ترمیم کرتا جاتا ہے ۔ جسقدر مدت گذر چکی ہے اُسکو اپنے کورس مین کامیابی حاصل ہے ۔ اِسلیے سلسلۂ نظامیہ کے اصلاح کی طرف قوم کو توجہ دلائی ہے ۔ آیندہ چار برسون مین اسکا پہلا سلسلہ انشاءاللہ منتہی ہوگا ۔ اِس مدرسہ مین چار زبانین ۔ اُردو ۔ فارسی ۔ عربی ۔ اور انگریزی پڑھائی جاتی ہین ۔ مدرسہ احمدیہ نے زمانہ کا ساتھ دینا چاہا ۔ زمانہ نے بھی مدرسہ احمدیہ کا ساتھ دینا شروع کیا کہ مدراس ۔ ویلور ۔ حیدرآباد ۔ بمبئی ۔ پنجاب ۔ اودھ ۔ بنگال وغیرہ وغیرہ کے صدہا طلبہ بڑے بڑے معزز علما و حکام و امرا وغیرہ کے لڑکے بورڈنگ مین داخل ہوچکے اور برابر داخل ہوتے جاتے ہین اِسکا اوسط ماہانہ خرچ سات سو روپیے ہین یہ سب تو ہوا مگر ذرا اسکی تحقیقات کیجیے کہ وہ اگلے دن کے لیے اطمینان کے کیا کیا سامان مُہیا رکھتا ہے تو اسکا جواب بس ایک آہ سرد ہے گا اسکے درد مند عاجز مہتمم کا دو

جسکی چند مثالین اوپر گذرچکی ہین۔ غرض اسوقت اسلام کا یہ فرض ہے کہ اہل اسلام ملحدین کے اعتراضات
مین جہان جو غلطی یا مغالطہ واقع ہوا اوسکو کھولکر اسلام کی حقیقت اپنے اگلونکی طرح دنیا پر پیش کردین اور خالق کی
حجت اوسکی مخلوق پر تمام کرین۔ اور اللہ کا بول وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا کا سچ ہونا مخالفون پر بھی ثابت کردین
اور اسلام کا حق ادا کرین مگر یہ مقصود کسی ایک شخص سے حاصل نہین ہوسکتا یہ قومی کام ہے قوم اوٹھے تو ہو۔ کیونکہ جو جسکا
کام ہے وہی اوسکو اچھی طرح انجام دیسکتا ہے۔ اس مشکل کام کی سرانجام دہی کے لیے ہر قسم کی قوتین مالی۔
جانی۔ اور دماغی۔ درکارہین۔ اور بہتیرے آلات اسباب و سامان کی ضرورت ہے چنانچہ اونکی ایک مختصر فہرست بطور نمونہ حسب ذیل ہے

۱۔ فلسفۂ جدیدہ کی کتابین جو شائع ہوچکین یا ہورہی ہین اُنکا پتہ لگانا۔

۲۔ فلسفۂ جدیدہ کی کتابونکا مہیا کرنا۔

۳۔ اِن کتابون کے ترجمہ کے لیے زباندان مسلمانونکی ایک جماعت قائم کرنا۔

۴۔ فلسفۂ جدیدہ کے اصول کو جانچنے اور اونکی غلطیان کھولنے کیلیے علمای اہل اسلام کی ایک جماعت قائم کرنا۔

۵ فلسفۂ جدیدہ کے غلط اصولونکے رد مین اگلے متکلمین کی طرح کتابین تصنیف کرنا۔

۶۔ اِن نئی نئی تصنیفات کا چھپوانا اور شائع کرنا۔

۷۔ ان نئی نئی تصنیفات کا داخل درس کرنا اور اونکے درس دینے کے لیے لائق علمای اہل اسلام مقرر کرنا۔

۸۔ طلبہ کو مذہبی علوم کے ساتھ انگریزی زبان تعلیم کرنا۔

۹۔ جن زبانون مین فلسفۂ جدیدہ کی کتابین اور جس جس طریقے سے فلسفۂ جدیدہ کی اشاعت ملحدون نے کی ہے
اون اون زبانون اور اون اون طریقونسے اونکا رد اور اسلام کی حقیقت شائع کرنا۔

۱۰۔ اسکے لیے جلسے کرتے رہنا۔

اس عظیم الشان کام کے لیے لاکھون روپے اور ہزارون اسلام کے جان نثار علما و فضلا و ارباب فن اور
مختلف زبانون کے جاننے والے روشن خیال عالی دماغ حضرات کی سخت ضرورت ہے۔

کتابون اوراخبارون سے بیخبری جنمین فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اسلام پر سخت سے سخت نئے نئے
حملے ہوتے ہی جاتے ہین اور روز بروز نئے نئے پیرایہ مین ملحدین کی تصانیف رد اسلام
مین شائع ہوتے رہتے ہین اور اُنکی چکنی چپڑی باتین اسلام سے بیخبر لوگون کے دلون پر زہر
ہلاہل کا کام کرتی جاتی ہین - ایسی پُرخطر حالتمین اسلام کی حمیت یہی تھی کہ آپس کے جھگڑونکو
ایک قلم موقوف کرکے فلسفہ جدیدہ اور اعتراضات کو اچھی طرح سے معلوم کرنے اور اُسی
پیرایہ مین اُن کا جواب خوب مدلل اور مبرہن دیا جاتا اور فلسفہ جدیدہ کے جو جو غلط اصول و
قواعد ہین اُن کی غلطیان دکھائی جاتین اور سچے اصول فلسفہ سے اسلام کے اصول حقہ کا
مطابق ہونا ظاہر کر دیا جاتا - جیساکہ ہمارے علماء سلف نے فلسفہ قدیمہ کے ساتھ کیا کہ
اُس کی غلطیون کو دُنیا پر روشن کر دیا - اور اصول اسلامیہ کو فلسفہ کے سچے اصول سے
مطابق کر دکھایا - اسی طرح ہم بھی ہندی مین سیکڑون چھوٹے بڑے رسالے نکالتے چھاپتے
شائع کرتے - حضرات ! کیا آپ لوگون کے خیال مین اسلام سچے فلسفہ کے خلاف ہے ؟
حاشا وکلا - ہرگز ایسا نہین ہے - بلکہ اسلام کی ہر ہر جزئیات سچے فلسفہ کے بالکل مطابق
ہین یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اسلام تو حق ہو اور اُسکے جزئیات احکام عقل سلیم اور سچے فلسفہ
کے خلاف ہون - ہان یہ ہوسکتا ہے کہ جو اسلام کے احکام نہین ہین وہ غلطی سے اسلام
کے احکام سمجھ لیے گئے ہون وہ بیشک غلط ہوسکتے ہین مگر ہمکو اُن کے غلط ہونے کی کچھ پرواہ
نہین کرنا چاہیے کیونکہ وہ درحقیقت اسلام کے احکام ہی نہین ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ
فلسفہ جدیدہ جو حق سمجھا گیا ہے وہ خود غلط ہو - فلسفہ قدیمہ بھی اپنے وقت مین حق ہی سمجھا
گیا تھا مگر فلسفہ جدیدہ نے اُسکے اکثر مسائل کو غلط ثابت کر دیا اور جن شریعت کی باتون
کی تہ کو فلسفہ قدیمہ نہین پہنچ سکا تھا اِسلیئے اُسکو غلط کہدیا تھا فلسفہ جدیدہ وہانتک پہنچتا جاتا ہے

مسلمان بناتے تھے۔ مسلمانونکو کافر ہرگز ہرگز نہ بناتے تھے۔ خدانے اونکو مسلمان بنایا تھا اونکے
شکرین وہ دوسرون کو بھی مسلمان بناتے تھے۔ وہ ایک سردار کے تابع تھے۔ اونکے کسی کام مین
اولجھن نہ تھی۔ وہ خدا کے ہوگئے تھے خدا اونکا ہوگیا تھا ؏ چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ٭
چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ٭ وہ خدا کے کسی حکم کو نہین ٹالتے تھے۔ خدا ئی اونکے حکم کو نہین
ٹال سکتی تھی ؏ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ٭ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ ٭ وہ دوسرے کا ادب کرتے
تھے دوسرے اونکا ادب کرتے تھے۔ وہ دوسرون کی طرف سے سینہ صاف تھے۔ دوسرے اونکی طرف سے
سینہ صاف تھے۔ وہ سب کے خیر خواہ تھے۔ سب اونکے خیر خواہ تھے الا ماشاء اللہ۔ بس تو ہم اگر اپنے
اگلے پیشواؤن کی ایسی ترقی واقبال وعزت ودولت و دین ودنیا چاہتے ہین تو ہمین فرض ہے کہ ہم
اونھین کی چال چلین پھر یقیناً ترقی واقبال ودولت وعزت دارین ہماری ہے۔ مین آپ لوگون کی
بہت سمع خراشی کرچکا اب مختصر لفظون مین خلاصہ عرض کرکے گفتگو ختم کیا چاہتا ہون۔
اب ہمین کرنا یہ چاہیے کہ اللہ ورسول کے ساتھ اگلون کی طرح سچا تعلق پیدا کرنا جو اللہ ورسول کے
ماننے والے ہون اونکو مسلمان سمجھنا اونکی عظمت کرنا۔ بزرگون کا ادب کرنا۔ اونکو تعظیم کے الفاظ
کے ساتھ یاد کرنا۔ بے ادب کی فہمایش وسرزنش کرنا۔ مسائل اختلافیہ مین دیانت سے جو کام جس طرحپر
خدا کی مرضی کے موافق سمجھنا اوسی طرحپر بجالانا۔ اور دوسرا جو اوسکے خلاف کو خدا ورسول کی مرضی کے
موافق سمجھکر کرتا ہے اوس سے جنگ وجدال نہ کرنا اور کسی کو سمجھا ہو تو تنہائی مین بملائمت ونرمی سمجھا دینا
اور ہٹ کی صورت مین بالکل قطع نظر کرنا اور ہرگز ہرگز اوس سے نہ اولجھنا۔ مگر جہان احقاق حق تقریراً
خواہ تحریراً منظور ہو وہان فریق مقابل کے دل شکن الفاظ سے بہت بچنا اور ناصحانہ طور سے کام لینا۔
امام غزالی کیا خوب فرماتے ہین۔ وبا ہر کسے در مسئلہ کہ رود حجت مگیر کہ آفات آن بسیار ست واثم آن
از نفع آن بیشتر ست زیرا کہ منبع آن ہمہ این ہمہ است چون ریا وحقد وحسد وکبر وعداوت ومباہات

دیکھیے اگلے دن سے ڈریے - آپ لوگ خانہ جنگیون مین منہمک ہین اوسمین زرپاشی کررہے ہین - اِدھر
میدان خالی پاکراب ہم لو لون گے معبد و زیارتگاہ کی راہین روکی جارہی ہین - آپس کی لڑائیان خدا کے
لیے موقوف کیجیے مجموعی قوت اِن نقصانون کے دفع کرنے مین صرف کیجیے - اسکا یہی وقت ہے ورنہ پیچھے
کچھ نہو سکیگا ؎ ملک الموت اڑے ہین کہ مین جان لیکے ٹلون ÷ سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے ÷
الغرض اسلام کی ضروری چیزون مین سے آپس کا اتحاد ایک وہ چیز ہے جسکے بغیر دینی اور دنیاوی برکات سے
آپ کسی حصہ کے مستحق نہین ہوسکتے اور نماز و روزہ اور سب طاعتین عبث ہوجاتی ہین - میری فہرست کا چوتھا
نمبر یہ تھا کہ وہ کونسی چیز ہے جسے اگر ہر فرقہ کے مسلمان اختیار کرلین تو سارا جھگڑا فیصل ہوجا - اور پھر
وہی ترقی وہی اقبال وہی عزت وہی محبت و اتفاق وہی علوم و فنون کی گرم بازاری لوٹ آئے -
حضرات ! - اس با برکت طریقے کو خود بخود تجربہ کرکے حاصل کرنے کی کوشش کرنا یا مشورے سے اسکے
لیے کوئی قاعدہ قانون گھڑنا یہی باعث ناکامی ہے - یہ سب کچھ نہین آئین ہین اونھین اپنے فن کے
اوستادون سے سبق لینا چاہیے جو ترقی کے فن مین کمال کی داد مخالفون سے بھی لے چکے ہین اور ابتک دنیا
اونکو داد دے رہی ہے - دیکھیے وہ کیا کرتے تھے - وہ قرآن شریف کے قوانین پر پورے متمسک تھے
ایک دوسرے کے لیے جان نثار تھے معاف کرتے تھے صبر کرتے تھے وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی اونکے
کام مشورے اور کمیٹیون کے ذریعے سے انجام پاتے تھے - جو بلا اکراہ خدا کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو رسول اللہ کہتا تھا اوسکو اپنا بھائی سمجھنے لگتے تھے - جس بات کو جو جسطرح برحق سمجھتا تھا وہ اپنی فہم کے
موافق برتتا تھا - اوسمین ایک دوسرے سے نزاع و جدال نہین کرتے تھے سیکڑون نہین ہزارون جزئیات
مسائل مین اختلاف رکھتے تھے مگر انکے آپس مین تنازع و اختلاف نہ تھا اسی قسم کے بہتیرے اختلافات
صحابہ و تابعین مین تھے - بدین اختلافات بھی اونکا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کے پیچھے بے تکلف نماز
پڑھتے تھے - ہر شخص ایک دوسرے کو اپنے سے اچھا خیال کرتا تھا اور اوسکی عظمت کرتا تھا - وہ لوگ کافرون کو

نکرین فقط اتنی ہی بات کرین کہ آپس مین متفق ہو جائین بس پھر کیا ہے عوام
غریب تو انھین حضرات کے قابو مین ہین - عوام کا زور تو اوسی وقت تک چلتا ہے جبتک
اونکو کسی مولوی یا مشایخ کا سہارا ہے حضرات علما مسجدون اور مدرسون مین اور حضرات مشایخین خانقاہون
مین اور امرا جلسون مین اگر اصلاح و اتفاق پھیلانے کی کوشش کرین تو ناکامیابی ہو نہین سکتی
اسیلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیار الخلق خیار العلماء و شرار الخلق شرار
العلماء علما اگر اچھے ہین تو آسمان کے تلے اونکا ایسا کوئی اچھا نہین اور اگر علما برے ہین تو زمین
و آسمان کے درمیان مین انکا جیسا کوئی برا نہین اللہ تعالے جملہ علما کو عموما اور ندوۃ العلما کے
حاضرین علما کو خصوصا خیار العلما مین داخل کرے اور شرار العلما سے پناہ دے - علما و مشایخین
اصلاح و اتفاق کے درپے ہون و باتفاق باخود ہا امت مرحومہ کی ترقی علوم و فنون و اصلاح دین و
دنیا کی راہین نکالین - اور امرا اپنی دریادلی سے کام لین - زرپاشی کرین - کسی چیز کی ترقی کے لیے بار
او رچاہیے ہی کیا - مسلمانون کے دنیا و دین مین کچھ ایسا اتحاد ہے کہ ایک کی ترقی خود دوسرے کی
ترقی کو مستلزم ہے - ہم مسلمانون کی زندگی جو تلخ ہو رہی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ہم خدا کی یاد سے غافل
ہوگئے پس ہمپر دنیا بھی تنگ کردی گئی ہے - اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ
فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی اللہ
تعالی کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدلے - جو لوگ فی الواقع اللہ
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہین اللہ و رسولؐ کے ماننے والون کی قدر
پہچانتے ہین اونپر مہربانی و شفقت کو وسیلۃ النجاۃ اور باعث خوشنودی خدا و رسول خیال کرتے ہین
اونھین اپنے اپنے دماغ کو اس دھن سے خالی کردینا چاہیے کہ فرق اسلام مین سے کوئی تمام فرقہ
اپنا معمول یا طریقہ اوسی کی خاطر یا ڈر سے چھوڑ دے اسکی ہرگز توقع نرکھنا چاہیے ورنہ امت مرحومہ کا

وغیرا ینہا پس اگر مسئلۂ افتد میان تو و دیگرے وخواہی کہ انچہ حق باشد آشکار اگرود بدین نیت
رواست کہ دران مسئلہ بحثے رود و صدق این نیت را دو نشان ست باید کہ بدانی یکے آنکہ فرق نکنی
میان آنکہ حق بر زبان تو مکشوف گردد یا بر زبان خصم تو۔ دوم آنکہ بحث کردن در خلوت دوست
داری نہ بر ملا و آیا اگر با کسے مسئلہ گوئی و دانی کہ حق بدست نست وا و ستیزہ کند زنہار کہ با او
بحث نگیری و سختی فرو گذاری وگرنہ بو حشت انجامد و فائدہ حاصل نشود۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے
ہمین کفارونکے دیوتاؤنکے برا کہنے سے بھی روکا ہے۔ فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ تو مسلمانونکو اوران میں بھی اکابر و ائمہ مسلمین کو برا کہنا اونکی شان مین
بے ادبی کرنا کب حلال ہو سکتا ہے۔ اسلیے بزرگون کے مراتب کا بہت زیادہ اہتمام کرنا ضرور
ہے کیونکہ یہی بے ادبی زیادہ تر موجب فساد ہے ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ✤ بے ادب
محروم ماند از فضل رب ✤ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ✤ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ✤
آدمی زادہ اگر بے ادب ست آدم نیست ✤ فرق مابین بنی آدم و حیوان ادب ست ✤
اتحاد باہمی کی فرضیت کو پیش نظر رکھنا۔ ایک دوسرے پر مہربان رہنا ایک دوسرے کے ساتھ اور
پیچھے نماز پڑھنا۔ اور مسجدون کی روک ٹوک اوٹھا دینا اور سب ملکر قومی کامون مین یکدل و
یک زبان ہو کر مدد کرنا اختیار کرین۔

حضرات! اکیلا چنا بھاڑ نہین پھوڑتا۔ ایک کا ہنسنا بھلا نہ رونا۔ یہ وقت
امتِ محمدیہ پر ایک نازک وقت ہے ؎ شب تاریک وبیم موج وگردابے
چنین حائل ✤ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✤ اب اونکے سنبھلنے
کی یہی ایک صورت متعین ہے۔ کہ حضرات علما و مشائخین و امرا بیدار
ہو جائین اور امتِ مرحومہ کے حال زار پر ترس کھائین اور یہ لوگ اور کچھ

ہین اور بڑے شریف کے بیٹے ہین اور ایسے ہین ایسے ہین ۔حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ۔بھلا اگر وہ شخص اسلام قبول کرے تب تو تم لوگون کو مسلمان ہو جانے مین کچھ عذر نہو گا۔ سب نے کہا توبہ وہ کیون مسلمان ہونے لگے ۔حضرتؑ نے فرمایا اگر ہو جائین ۔ ان لوگون نے کہا ہان بیشک تب ہم لوگ بھی مسلمان ہو جائینگے ۔عبداللہ بن سلامؓ وہین پر مین وراء حجاب تھے ۔حضرتؐ نے اونھین بلا لیا اور اونھون نے توحید و رسالت کا برملا اقرار کیا اللہ اکبر پھر تو اوسی وقت اوسی مجلس مین سارے یہود پھر گئے اور صاف لفظون مین کہنے لگے یہ بڑا جاہل ہے اور اسکا باپ بھی ایسا ہی تھا اور ایسا برا اور ایسا بد ۔غرض سب ایک ہی مجلس مین معتقد سے منحرف ہو گئے ۔

یہی ہوتا ہے اور یہی ہوتا رہیگا ۔آخر دنیا مین کتنے فرقے ہین اور اون مین کیسے کیسے قوت والے عقل والے اختیار والے حکمت و حکومت والے گذرے ہین ۔مگر کہین کبھی یہ بھی ہوا کہ کسی نے کسی دو فرقون کو ایک کر دیا ۔ہرگز نہین ۔ہان زمانہ البتہ قوت و ضعف مین تغیر ضرور لاحق کرتا رہتا ہے ۔یہ زمانہ کی پرانی چال ہے ۔وہ اب بھی ہو رہا ہے ۔

انھین مختلف فرقون مین پہلے کیا غیظ و غضب تھا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ مجالست مواکلت مشاربت ناجائز جانتے تھے اور ایک یہ مبارک زمانہ ہے کہ اس جلسہ مین مسلمانون کے مختلف فرقون کے سیکڑون ہزارون اشخاص علما و مشایخین و حکام و امرا خواص و عوام کس بشاشت سے لطف صحبت اوٹھا رہے ہین کیا مخلے بالطبع ہین اور ان مین کتنے دل زیادہ شیر و شکر ہو جانے کے آرزومند ہین یہی زمانہ کی خفیہ کارروائیان ہین ۔کہ ہر چند لڑائیان درپیش معاملات کچہریون مین دائر ہین ضلع سے صدر تک ڈگری ڈسمس کا سلسلہ جاری ہے مگر رعایا سے لیکر بادشاہ وقت تک کے خیالات پر غور کرو تو ایک عظیم انقلاب واقع ہے ۔مین تو اسے

حال روز بروز تباہ ہوتا جائیگا اور اس مین کسیکو کبھی کامیابی نہ ہوئی ہے نہ آیندہ ہونے کی امید ہے فرض کرلو کہ کوئی اپنی قوم کا مقتدا ہی سہی اگر وہ اتفاق و اتحاد کی ضرورت کو مقدم خیال کرکے اختلافی مسئلون مین دوسرے فریق کی موافقت اختیار کر بھی لے تو یہ نہوگا کہ اسکے کل اتباع بھی اون اختلافی مسئلونکو چھوڑدینگے اور دونون فریق ملکر ایک بن جائینگے بلکہ یہ ہوگا کہ وہ بیچارے مقتدا صاحب ہی متہم مین شمار ہوکر چھوڑدیے جائینگے اور اونکا وہ فرقہ جیون کا تیون قائم رہیگا بلکہ ایک لائق مقتدا کے نکل جانے سے اوسکی جماعت بے سر کا لشکر ہوجائیگی اور اوسکی خود سر اتباع کا غیظ و غضب بھڑکیگا اور سویا ہوا فتنہ جاگ اوٹھیگا۔

تھوڑے دن کا تذکرہ ہے کہ صوبہ بہار کے ایک مولوی صاحب کا تقدس اور اونکی ولایت اور کشف و کرامات ایسے مشہور ہوئے کہ تمام لوگ اونکو اپنا پیشوا اور بڑا مستجاب الدعوات سمجھنے لگے اور لوگ جوق جوق اونسے بیعت کرنے لگے۔ اوسپر کوئی مسئلہ عام مریدون کے خیال کے خلاف منکشف ہوا اور اون ولی اللہ مولوی صاحب نے اوسکو ظاہر کردیا پھر کیا تھا دنیا اِدھر سے اودھر ہوگئی۔ آپ یقین جانین جنکے دلون مین اونکی وقعت باقی بھی رہگئی تھی وہ بھی قوم کے ڈر سے اونسے الگ الگ رہنے لگے ایک متنفس بھی اونکا موافق نرہا سب نے چھوڑ ہی نہین دیا بلکہ درپے آزار بھی ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص پہلے سے گمراہ تھا ہم لوگونکو پھنسانے کے لیے اوسنے اپنے تقدس کا جال پھیلایا تھا۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایک شخص عبداللہ بن سلامؓ نام مشرف باسلام ہوئے یہ یہودیون مین بڑے عالم تھے جب اونکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اون لوگون کو حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے اسلام قبول کرلینے کی بالکل خبر نہ تھی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون یہودیون سے عبداللہ بن سلامؓ کا حال دریافت کیا کہ وہ کیسا شخص ہے۔ سبنے بالاتفاق کہا کہ اونکی کیا بات ہے وہ بڑے عالم ہین بڑے عالم کے بیٹے ہین اور بڑے شریف

دیتا کہ فریقین اپنے اور چندے مزاج پر چھوڑ دیے جائین جنگ کا انجام کار صلح تو ہے ہی
؎ آنچہ دانا کند کند ناداں * لیک بعد از خرابی بسیار * اور اُس انتظار مین
واجب الرحم اُمت مرحومہ کا حال نہایت ہی ابتر اور اوسکا مرض لاعلاج ہوجائیگا اور
غیر ملت والون کے حملے اور اون کی علمی ترقیان اون کی جماعت کی کثرت اونکے علوم
و فنون و آلات وکلون کی گرم بازاریان اسقدر ترقی کرجائینگی کہ پھر اسوقت کی صلح قبرستان
کے مُردون کی صلح جیسی بیکار ہوجائیگی کیونکہ اُمتِ مرحومہ اپنی ساری قوتون کو کھوتے کھوتے
بالکل بے حلاوت اور مضمحل ہوجائیگی اور اوسکے دماغ و حوصلے دبتے دبتے بالکل پست
ہوکر بیکار ہوجائین گے۔ اور انسان اپنی چند روزہ زندگی مین جہانتک مسرت حاصل
کرسکتا ہے اس سے صبر نہین کیا جاسکتا اور مومنون کے لیے دنیا مین اس سے زیادہ
کوئی مسرت نہین ہوسکتی کہ اپنے دلون کو مطمئن دماغون کو باحوصلہ۔ قوتون کو غالب تعداد
کو زیادہ۔ کارخانون کو باوقعت۔ مدرسون اور مسجدون کو آباد۔ اپنے کو غنی آسودہ۔
ایک دوسرے کے خیرخواہ خوش دل پائین اور یہ سب نعمتین ہمین فقط آپس کے اتحاد و
اتفاق سے ابھی حاصل ہوسکتی ہین۔ اسلیے صلح و اتفاق کی کوشش سے کسی وقت ہمین
فارغ و مطمئن بیٹھنا نہ چاہیے۔ اَلصُّلْحُ خَیْرٌ۔ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

⁘ ⁘ ⁘